یہ ایک گلدستہ ہے
حمد نعت نظم اور غزلوں کا
تحریری شاعرانہ کلام
واٹس ایپ گروپ ۔۔۔۔ایڈمن محمد مسعود اعجازی اورنگ آبادی۔رابطہ 7387127358
دوستوں مجموعہ کا نام ہم نے تحریری شاعرانہ
کلام تجویز کیا ہے دوستوں یہ وہ مجموعہ ہیں جسے
ہمارے احباب تحریری شاعرانہ کلام واٹس ایپ
گروپ پر وقتاً فوقتاً ارسال کیا کرتے تھے
تحریری شاعرانہ کلام گروپ میں ارسال کئے گئے کلام کا انتخاب کرکے شاعر کے نام اور انتخاب کنندہ کے
نام کے ساتھ پی ڈی ایف بنائی جائے گی ۔۔۔گروپ ایڈمن محمد مسعود اعجازی۔رابطہ 7387127358

حمد باری تعالیٰ۔ شاعر نا معلوم

زمیں کو آسماں کر دے
چمن کو کہکشاں کر دے
میرے مالک تو چاہے تو
ذرّے کو ضوفشاں کر دے

تو حاکم ہے گر کن کہے تو
زمانہ بھی بدل جائے گا مولا
مٹ جائیں ظلم کے اندھیرے
روشن پھر جہاں کر دے

رکھتا ہوں سما کر میں
فقط تجھ کو دل میں
نہیں میرا کوئی سوا تیرے
تو مجھ پر احساں کر دے

گناہ گار ہے خطا کار ہے
ہے تو مالک تیرا ہی بندہ
صابر وفا کو تو بخش کر
اس کا جینا آساں کر دے

انتخاب کنندہ۔ حافظ مرتضی شیتامڑھی

نعت رسول ﷺ شاعر۔ احمد ندیم قاسمی

مجھ کو تو اپنی جاں سے بھی پیارا ہے ان ﷺ کا نام
شب ہے اگر حیات ، ستارا ہے ان ﷺ کا نام

تنہائی کس طرح مجھے محصور کر سکے
جب میرے دل میں انجمن آرا ہے ان ﷺ کا نام

ہر شخص کے دکھوں کا مداوا ہے ان ﷺ کی ذات
سب پاشکستگاں کا سہارا ہے ان ﷺ کا نام

بے یاروں، بے کسوں کا اثاثہ ہے ان ﷺ کی یاد
بے چارگانِ دہر کا چارا ہے ان ﷺ کا نام

لب وا رہیں تو اسمِ محمد ﷺ ادا نہ ہو
اظہارِ مدعا کا اشارا ہے ان ﷺ کا نام

لفظِ محمد ﷺ اصل میں ہے نطق کا جمال
لحنِ خدا نے خود ہی سنوارا ہے ان ﷺ کا نام

قرآن پاک ان ﷺ پہ اتارا گیا ندیم
اور میں نے اپنے دل میں اتارا ہے ان ﷺ کا نام

انتخاب ۔ مرتضیٰ سیتامڑی

ناشر ۔ تحریری شاعرانہ کلام ۔ ایڈمن محمد مسعود اعجازی ۔ رابطہ ۔ 7387127358

محبت کا غلو ✍ فضیل احمد ناصری

چل رہی ہے مے، لنڈھائے جا رہے جام و سبو
سرخیٔ آفاق برساتی ہے انسانی لہو

مار دیتی ہے غلامی شوکتِ پرواز کو
گھٹ کے رہتا ہے فضائے تنگ میں ذوقِ نمو

عشق میں آتا ہے عقلِ تام سے ہی اعتبار
زہرِ بے تریاق ہے تنہا محبت کا غلو

آہ اب ہیں کفر کی چشمِ کرم کی منتظر
کل تلک تھیں مردِ مومن کی نگاہیں چار سو

ملتِ بیضا برائے نام باقی رہ گئی
ہو گیا تبدیل کچھ ایسا مذاقِ رنگ و بو

رفتہ رفتہ بند ہونے کو ہے تمہیدِ نماز
کل کو ممنوعات میں آ جائے گا اپنا وضو

اے مسلماں! وہ ترا اندازِ یوسف کیا ہوا
کس جہاں میں ہے ترا وہ جذبۂ اللہ ہو

دل ترا قرآن کے پاروں میں لگتا کیوں نہیں؟
کیوں حسینوں کے لیے تو ہے سراپا جستجو

اٹھ کہ رنگِ زعفرانی نے کیا محشر بپا
دائرہ اپنا بڑھانے میں لگے تیرے عدو

حمد باری تعالیٰ جل جلالہ

ٹُونے کی ہے ہمیں زندگی یہ عطا
شکر واجب ہے ہم پر خدایا ترا

ٹُونے اپنا خلیفہ بنایا ہمیں
بندگی کا سلیقہ سکھایا ہمیں

ٹُونے بخشی ہے ہمکو اک ایسی زباں
حالِ دل جس سے ہو دوسروں پر عیاں

فضل سے اپنے دی ہے بصارت ہمیں
شکر پیہم کی ہوجائے عادت ہمیں

ہم سے کوتاہیاں ہو رہی ہیں بہت
ہم سے گستاخیاں ہو رہی ہیں بہت

شرم سے اپنے مُنہ کو چھپائے ہیں ہم
مغفرت مانگنے در پہ آئے ہیں ہم

بخش دے اے خدا ہم خطاکار کو
مغفرت کے سبھی ہم طلبگار کو

اب لطیف عرض کرتا ہے تجھ سے خدا
دوجہاں کی بھلائی ہمیں کر عطا

نعت رسول ﷺ

اور کوئی نہیں خاتم الانبیاء
آپ ہیں بالیقیں خاتم الانبیاء

آپ ہیں آخری آخری آخری
سیّد المرسلیں خاتم الانبیاء

آپ کی خاتمیّت پہ شاہد ہے خود
ہاں کتابِ مبیں خاتم الانبیاء

میرا ختمِ نبوّت پہ ایمان ہے
اے شہنشاہِ دیں خاتم الانبیاء

حفظ ناموس پر آپ کی تا ابد
خم رہے یہ جبیں خاتم الانبیاء

کوئی آیا نہیں، رب نے بھیجا نہیں
آپ جیسا حسیں خاتم الانبیاء

لاتعلّق ہے ایمان کے نور سے
آپ کے نکتہ چیں خاتم الانبیاء

آپ کے نام پر جو بھی قربان ہوں
خلد کے ہوں مکیں خاتم الانبیاء

دے رہے ہیں مشاہد کو رزقِ سخن
سیّد العالمیں خاتم الانبیاء

ناشر۔ تحریری شاعرانہ کلام۔ ایڈمن محمد مسعود اعجازی۔ رابطہ۔ 7387127358

حمد باری تعالیٰ جل جلالہ۔ شاعر بلال رشید

جو دل بھی عشق خدا کی اذان دیتا ہے
خدا ردائے کرم اس پہ تان دیتا ہے

جہاں میں سب جو مرا ساتھ چھوڑ دیتے ہیں
وہی تو ہے جو مجھے پھر امان دیتا ہے

نہیں ہے ذات و کمالات میں کوئی اس سا
یہی تو دل مرا ہر دم بیان دیتا ہے

طلب سے بڑھ کے وہ دیگا اسے پکاریں تو
فقیر آپ کو اس کی زبان دیتا ہے

یہ دل میں ہوتا ہے مومن کے عشق حق پنہاں
جو دیں پہ وار وہ بیٹے جوان دیتا ہے

کریم بھی ہے وہ رحمن بھی رحیم بھی ہے
جو ساری خلق کو یکساں دھیان دیتا ہے

بلال میرا ہے کیا علم جو میں حمد کروں
مرے خیال کو وہ خود اڑان دیتا ہے

غزل۔ شاعر محسن نقوی

ایک پل میں زندگی بھر کی اداسی دے گیا
وہ جدا ہوتے ہوئے کچھ پھول باسی دے گیا

نوچ کر شاخوں کے تن سے خشک پتوں کا لباس
زرد موسم بانجھ رت کو بے لباسی دے گیا

صبح کے تارے مری پہلی دعا تیرے لیے
تو دل بے صبر کو تسکیں ذرا سی دے گیا

لوگ ملبوں میں دبے سائے بھی دفنانے لگے
زلزلہ اہل زمیں کو بد حواسی دے گیا

تند جھونکے کی رگوں میں گھول کر اپنا دھواں
اک دیا اندھی ہوا کو خود شناسی دے گیا

لے گیا محسنؔ وہ مجھ سے ابر بنتا آسماں
اس کے بدلے میں زمیں صدیوں کی پیاسی دے گیا

غزل۔ "فیض احمد فیض"

اس جانِ جہاں کو بھی، یونہی قلب و نظر نے
ہنس ہنس کے صدا دی، کبھی رو رو کے پکارا

پورے کیے، سب حرفِ تمنا کے تقاضے
ہر درد کو اُجیالا، ہر اِک غم کو سنوارا

واپس نہیں پھیرا، کوئی فرمان جنوں کا
تنہا نہیں لوٹی، کبھی آواز جرس کی

خیریتِ جاں، راحتِ تن، صحتِ داماں
سب بھول گئیں مصلحتیں، اہلِ ہوس کی

اِس راہ میں جو سب پہ گزرتی ہے وہ گزری
تنہا پسِ زنداں، کبھی رسوا سرِ بازار

گرجے ہیں بہت شیخ سرِ گوشۂ منبر
کڑکے ہیں بہت اہلِ حکم برسرِ دربار

چھوڑا نہیں غیروں نے، کوئی ناوکِ دشنام
چھوٹی نہیں اپنوں سے کوئی، طرزِ ملامت

اِس عشق، نہ اُس عشق پہ نادم ہے، مگر دل
ہر داغ ہے اِس دل میں، بجز داغِ ندامت

انتخاب... مرتضیٰ

غزل

تو کسی اور کی جاگیر ہے اے جانِ غزل
لوگ طوفان اُٹھا دیں گے میرے ساتھ نہ چل

پہلے حق تھا تری چاہت کے چمن پہ میرا
پہلے حق تھا تری خوشبوئے بدن پہ میرا

اب مرا پیار ترے پیار کا حقدار نہیں
میں ترے گیسو و رخسار کا حقدار نہیں

اب کسی اور کے شانوں پہ ہے تیرا آنچل
لوگ طوفان اُٹھا دینگے میرے ساتھ نہ چل

میں ترے پیار سے گھر اپنا سجاؤں کیسے؟
میں تری مانگ ستاروں سے سجاؤں کیسے؟

مری قسمت میں نہیں پیار کی خوشبو شاید
مرے ہاتھوں کی لکیروں میں نہیں تو شاید

اپنی تقدیر بنا، میرا مقدر نہ بدل
لوگ طوفان اُٹھا دینگے میرے ساتھ نہ چل

مجھ سے کہتی ہیں یہ خاموش نگاہیں تیری
میری پرواز سے اونچی ہیں پناہیں تیری

اور میں غیرتِ احساس پہ شرمندہ ہوں
اب کسی اور کی بانہوں میں ہیں بانہیں تیری

اب کہاں میرا ٹھکانا ہے کہاں تیرا محل
لوگ طوفان اُٹھا دینگے میرے ساتھ نہ چل.

غزل

تو کسی اور کی جاگیر ہے اے جانِ غزل
لوگ طوفان اُٹھا دیں گے میرے ساتھ نہ چل

پہلے حق تھا تری چاہت کے چمن پہ میرا
پہلے حق تھا تری خوشبوئے بدن پہ میرا

اب مرا پیار ترے پیار کا حقدار نہیں
میں ترے گیسو و رخسار کا حقدار نہیں

اب کسی اور کے شانوں پہ ہے تیرا آنچل
لوگ طوفان اُٹھا دینگے میرے ساتھ نہ چل

میں ترے پیار سے گھر اپنا سجاؤں کیسے؟
میں تری مانگ ستاروں سے سجاؤں کیسے؟

مری قسمت میں نہیں پیار کی خوشبو شاید
مرے ہاتھوں کی لکیروں میں نہیں تو شاید

اپنی تقدیر بنا، میرا مقدر نہ بدل
لوگ طوفان اُٹھا دینگے میرے ساتھ نہ چل

مجھ سے کہتی ہیں یہ خاموش نگاہیں تیری
میری پرواز سے اونچی ہیں پناہیں تیری

اور میں غیرتِ احساس پہ شرمندہ ہوں
اب کسی اور کی بانہوں میں ہیں بانہیں تیری

ہاں تم سے محبت ہے۔ غزل۔ شاعر نامعلوم

ہاں تم سے محبت ہے، اظہار سے کیا پردہ؟
الجھا ہوں جذبات میں، اقرار سے کیا پردہ

دیکھا جو حسن ناداں، سب راز ہوئے افشا
سینے میں لہو بولا۔ تلوار سے کیا پردہ؟

ہے پیش نظر جو بھی لمحوں کو عطا کر دو
اے شوق محمدؐ غم راہ دشوار سے کیا پردہ؟

منصور کی صورت ہے لفظوں سے وفا بنی
تا بید انا الحق ہوں، اب دار سے کیا پردہ؟

جھکتی ہوئی جبیں کا پیغام خودی دیکھو
ہے جیت سبھی حاصل پھر ہار سے کیا پردہ؟

ہر ایک نبض پڑھے اک دسترس تمہاری
اے دست مسیحائی، بیمار سے کیا پردہ؟

برسے گی جب بھی بارش ہر ایک پہ برسے گی
بوندوں کی روانی کو اغیار سے کیا پردہ؟

لہجے کی ہر تھکاوٹ، جذبوں کی ہر اٹھاوٹ
دیوار سے کہہ ڈالو۔ دیوار سے کیا پردہ؟

وہ ان کہی سی باتیں، ٹھہری ہیں جو گماں میں
کہہ دو نا جھکے جھکے، اشعار سے کیا پردہ

انتخاب ~ محمد مرتضیٰ

ناشر۔ تحریری شاعرانہ کلام۔ ایڈمن محمد مسعود اعجازی۔ رابطہ۔ 7387127358

غزل۔۔۔۔شاعر انور جلال پوری مرحوم

بڑا یا کون ہے اور کون اپنا سب بھلا دیں گے
متاع زندگانی ایک دن ہم بھی لٹا دیں گے

تم اپنے سامنے کی بھیڑ سے ہو کر گزر جاؤ
کہ آگے والے تو ہرگز نہ تم کو راستہ دیں گے

جلائے ہیں دیئے تو پھر ہواؤں پر نظر رکھو
یہ جھونکے ایک پل میں سب چراغوں کو بجھا دیں گے

کوئی پوچھے گا جس دن واقعی یہ زندگی کیا ہے
زمیں سے ایک مٹھی خاک لے کر ہم اڑا دیں گے

گلہ شکوہ حسد کینہ کے تحفے میری قسمت ہیں
مرے احباب اب اس سے زیادہ اور کیا دیں گے

مسلسل دھوپ میں چلنا چراغوں کی طرح جلنا
یہ ہنگامے تو مجھ کو وقت سے پہلے تھکا دیں گے

اگر تم آسماں پر جا رہے ہو شوق سے جاؤ
مرے نقش قدم آگے کی منزل کا پتا دیں گے

*انتخاب...**مرتضیٰ اسینا مرحمیٰ*

("طلاقِ ثلاثہ" کے مسئلے کو لے کر ملک میں جو سیاسی و سماجی سطح پر فتنہ اٹھایا گیا ہے یہ نظم اسی تناظر میں لکھی گئی)

اگر ہم ایک ہو جاتے تو یہ سازش نہیں ہوتی
اُمورِ دین میں ترمیم کی کاوش نہیں ہوتی

ہماری بے حسی پر طعنہ زن ہے آج ہر کوئی
ہمارے ظرف کی اس طرح پیمائش نہیں ہوتی

ہماری غیبتیں ہوتی ہیں ایوانِ سیاست میں
فقط یوں ہی کسی فتنے کی پیدائش نہیں ہوتی

ہمیں اچھی طرح معلوم ہے جنت ہماری ہے
ہمارے واسطے دنیا میں آسائش نہیں ہوتی

مگر افسوس صد افسوس اب ہم کہہ نہیں سکتے
ہمیں دنیائے پر آشوب کی خواہش نہیں ہوتی

کلام اللہ سے غفلت برتنے کا نتیجہ ہے
وگرنہ اپنے ہونٹوں پر کبھی نالش نہیں ہوتی

ہماری ہی بدولت پیاس بجھتی ہے زمانے کی
نہ ہوتے ہم تو پھر ہرگز یہاں بارش نہیں ہوتی

اندھیری رات بھی ہم سے منوّر ہو گئی، ورنہ
فلک پر چاند تاروں کی یہ زیبائش نہیں ہوتی

اگر ابنِ حسن ہم اُن کو یہ موقع نہیں دیتے
خلافِ شرع ہم سے کوئی فرمائش نہیں ہوتی

چلو! اب متحد ہو جائیں اور باطل کو سمجھائیں
شریعت میں کسی منطق کی گنجائش نہیں ہوتی

نتیجہء فکر : ابنِ حسن بھٹکلی، کرناٹک (ہندوستان)

ناشر۔ تحریری شاعرانہ کلام۔ ایڈمن۔ محمد مسعود اعجازی۔ رابطہ۔ 7387127358

غزل۔شاعر۔انور جلال پوری مرحوم

پرایا کون ھے اور کون اپنا سب بھلا دیں گے
متاع زندگانی ایک دن ھم بھی لٹا دیں گے

تم اپنے سامنے کی بھیڑ سے ہو کر گزر جاؤ
کہ آگے والے تو ھر گز نہ تم کو راستہ دیں گے

جلائے ھیں دیئے تو پھر ھواؤں پر نظر رکھو
یہ جھونکے ایک پل میں سب چراغوں کو بجھا دیں گے

کوئی پوچھے گا جس دن واقعی یہ زندگی کیا ھے
زمیں سے ایک مٹھی خاک لے کر ھم اڑا دیں گے

گلہ شکوہ حسد کینہ کے تحفے میری قسمت ھیں
مرے احباب اب اس سے زیادہ اور کیا دیں گے

مسلسل دھوپ میں چلنا چراغوں کی طرح جلنا
یہ ھنگامے تو مجھ کو وقت سے پہلے تھکا دیں گے

اگر تم آسماں پر جا رھے ھو شوق سے جاؤ
مرے نقش قدم آگے کی منزل کا پتا دیں گے

*انتخاب...**مرتضی'سیتامڑھی*

ناشر۔ تحریری شاعرانہ کلام۔ ایڈمن محمد مسعود اعجازی۔ رابطہ۔ 7387127358

غزل۔ محسن نقوی

دل کو کچھ اور سنبھلنے دینا
آج کی رات ۔ نہ ڈھلنے دینا

پھر بچھڑنا تو مقدر ٹھہرا
دو قدم ساتھ تو چلنے دینا!

یہ جوانی ہے ۔۔ سنبھالے رکھنا!
اس قیامت کو نہ ٹلنے دینا

یا ہوا سے انہیں اوجھل رکھنا
یا چراغوں کو نہ جلنے دینا

اس کو ہر رنگ سے چاہو "محسن"
اس کو ہر روپ بدلنے دینا

انتخاب~ محمد مرتضیٰ'

تجھ کو دریا دلی کی قسم ساقیا
مستقل طور پہ دور چلتا رہے
رونق مے کدہ یونہی بڑھتی رہے
ایک گرتا رہے، اک سنبھلتا رہے

صرف شبنم ہی شان گلستاں نہیں
شعلہ و گل کا بھی دور بھی چلتا رہے
اشک بھی چشم پُرنم سے بہتے رہیں
اور دل سے دھواں بھی نکلتا رہے

تیرے چہرے پہ یہ زلف بکھری ہوئی
نیند کی گود میں صبح نکھری ہوئی
اور اس پر ستم یہ ادائیں تیری
دل ہے آخر کہاں تک سنبھلتا رہے

تیرے قبضے میں ہے یہ نظام جہاں
تو جو چاہے تو صحرا بنے گلستاں
ہر نظر پر تیری پھول کھلتے رہیں
ہر اشارے پہ موسم بدلتا رہے

ترانہ 26 جنوری 2018

یہ ھندوستاں نیا کیسا بنایا ظالموں تم نے
یہاں نفرت عداوت کو سجایا ظالموں تم نے

یہاں ھندو مسلماں کو وطن کی شان کہتے ھیں
یہاں عیسائ کی الفت میں سکھ بھی جان دیتے ھیں
علم اپنا اٹھا کر ساتھ میں رھتے ھیں سرحد پر
ھزاروں دشمنوں کو موت کا پیغام دیتے ھیں

کہ مذھب کی سیاست سے لڑایا ظالموں تم نے
یہ ھندوستاں نیا کیسا بنایا ظالموں تم نے

یہاں شجر و کلی مل کر غسل شبنم سے کرتے ھیں
یہاں پر بلبل و شکرہ امن کا خواب رکھتے ھیں
یہاں حسن تخیل سے گل و گلزار کھلتے ھیں
یہاں آئین بھارت سے سبھی کو ھار ملتے ھیں

کہ اب تفریقی سازش سے مٹایا ظالموں تم نے
یہ ھندوستاں نیا کیسا بنایا ظالموں تم نے

یہاں ھم ظلم کی بنیاد کو مسمار کرتے ھیں
کہ اس جمھوریت کے ملک کو ھم پیار کرتے ھیں
یہاں تھذیب گنگا ھے یہاں دستور جمنی ھے
یہاں رنج و الم کو بانٹ کر اظھار کرتے ھیں

کہ اب انگریزی سازش کو چلایا ظالموں تم نے
یہ ھندوستاں نیا کیسا بنایا ظالموں تم نے

از ابو حمیرہ القاسمی۔ میوات

ناشر۔ تحریری شاعرانہ کلام۔ ایڈمن محمد مسعود اعجازی۔ رابطہ۔ 7387127358

بنوک خامہ۔۔۔ ضیاء الحق قمر لکھیم پوری۔۔۔

مرے محبوب جب تو نے مجھے اپنا بنایا ہے
تو فرقت کا یہ کاری زخم دل پر کیوں لگایا ہے

مجھے اس دن سے نیند آئی ہے نہ تو چین آیا ہے
کہ جب سے پیار تیرا میں نے اس دل میں بسایا ہے

گزارے ہیں جو لمحے ساتھ تیرے۔ کیسے بھولونگا
کہ ہر لمحے کو میں نے زیست کا عنواں بنایا ہے

تجھے گر چوٹ لگتی ہے چھلکتے ہیں مجھے آنسو
کچھ ایسے دل کو تیرے عشق کا قیدی بنایا ہے

ہزاروں آندھیاں آئیں مگر یہ بجھ نہیں سکتا
جو تیرے عشق کا دل میں دیا میں نے جلایا ہے

زمانہ لاکھ دشمن ہو جدا تم مجھ سے مت ہونا
زمانے نے یوں تو ہر ایک عاشق کو ستایا ہے

تری ذرہ نوازی کا بہت احسان ہے ثاقب۔۔
قمر کو چاک دامن جو رفو کرنا سکھایا ہے

بات ہیرا ہے بات موتی ہے
بات لاکھوں کی لاج ہوتی ہے

بات کانٹوں کا تاج ہوتی ہے
بات پھولوں کا باغ ہوتی ہے

بات خیر و ثواب ہوتی ہے
بات قہر و عذاب ہوتی ہے

بات برگِ گلاب ہوتی ہے
بات تیغ و عتاب ہوتی ہے

بات کہتے ہیں ربِ ارنی کو
بات اُمّ الکتاب ہوتی ہے

بات بولے کلیم ہو جائے
سننے والا ندیم ہو جائے

بات خنجر کی کاٹ ہوتی ہے
بات شاہیں و عقاب ہوتی ہے

بات ہر بات کو نہیں کہتے
بات مشکل سے بات ہوتی ہے

ناشر۔ تحریری شاعرانہ کلام۔ ایڈمن محمد مسعود اعجازی۔ رابطہ۔ 7387127358

ہم جو ٹوٹے تو اس طرح ٹوٹے
جیسے ہاتھوں سے گر کے پتھر پر
کوئی شفاف آئینہ ٹوٹے

جیسے پلکوں سے ٹوٹتا آنسو
جیسے سینے میں اک گماں ٹوٹے
جیسے امید کی کرن کوئی
برگ موسم میں ناگہاں ٹوٹے

جیسے آنکھوں میں خواب کی ڈوری
وقت تکمیل سے ذرا پہلے
گردش وقت سے الجھ جائے
جیسے پیروں تلے زمیں سرکے
جیسے سر پر یہ آسماں ٹوٹے

جیسے اک شاخ پہ بھروسہ کیے
اس پہ جتنے تھے آشیاں ٹوٹے
جیسے وحشت سے ہوش آ جائے
جیسے تا دیر میں دھیاں ٹوٹے
اب جو ریزہ ہوئے تو سوچتے ہیں
کس نے دیکھا ہے ٹوٹنا اپنا
ہم جو ٹوٹے تو رائیگاں ٹوٹے

یہ قرض تو میرا ہے چکائے گا کوئی اور
دکھ مجھ کو ہے اور نیر بہائے گا کوئی اور

کیا پھر یوں ہی دی جائے گی اجرت پہ گواہی
کیا تیری سزا اب کے بھی پائے گا کوئی اور

انجام کو پہنچوں گا میں انجام سے پہلے
خود میری کہانی بھی سنائے گا کوئی اور

تب ہو گی خبر کتنی ہے رفتار تغیر
جب شام ڈھلے لوٹ کے آئے گا کوئی اور

امید سحر بھی تو وراثت میں ہے شامل
شاید کہ دیا اب کے جلائے گا کوئی اور

کب بار تبسم مرے ہونٹوں سے اٹھے گا
یہ بوجھ بھی لگتا ہے اٹھائے گا کوئی اور

اس بار ہوں دشمن کی رسائی سے بہت دور
اس بار مگر زخم لگائے گا کوئی اور

شامل پس پردہ بھی ہیں اس کھیل میں کچھ لوگ
بولے گا کوئی ہونٹ ہلائے گا کوئی اور

نعت سرورِ کائنات
(صلی اللہ علیہ وسلم)

ہم غریبوں کا کام ہو جائے
گر مدینے میں شام ہو جائے

ہو کرم اتنا ہم غریبوں پر
ایک حج سب کے نام ہو جائے

حاضری ہو نبیؐ کے روضے پر
زندگی پھر تمام ہو جائے

دست سے آپؐ کے مرے آقا
نام کوثر کا جام ہو جائے

عشقِ احمد ہے جن کے سینے میں
ان پہ دوزخ حرام ہو جائے

ہیں صحابہ رضی اللہ عنہ غلام آقا کے
تو بھی فرحت غلام ہو جائے

شاعر//عمران فرحت

غزل

ہر حق نوا کو تلخ نوا کہہ لیا کرو مانے تو مانے اس کو برا کہہ لیا کرو

بے جا بھی ہو خفا، تو بجا کہہ لیا کرو اس کو بھی اس حسیں کی ادا کہہ لیا کرو

وقت آئے بھی کروگے بھی کیا، کہہ لیا کرو ہے مصلحت بروں کو بھلا کہہ لیا کرو

پتھر بھی میل کے تو بتاتے ہیں راستہ ان بے زباں کو راہ نما کہہ لیا کرو

کہتے رہے ہو جس کو عذاب خدا، اسے اپنے برے عمل کی سزا کہہ لیا کرو

ناپاک ہوگی مفت زباں مت کہو شراب رندوں کی من پسند غذا کہہ لیا کرو

لے جاتے ہوا اٹھا کے جو تربت سے میری خاک پوچھے کوئی تو خاک شفا کہہ لیا کرو

پھولا پھلا کوئی ہے، چمن ہے کوئی اداس اس کو قصور آب و ہوا کہہ لیا کرو

انگلی کوئی خطا پہ اٹھائے تو عاجزا ہوتی ہے آدمی سے خطا کہہ لیا کرو

دل کیا ہے جیت لیتی ہے شیریں زباں تو ملک دشمن کو بھی سلام و دعا کہہ لیا کرو

جاہ و جلال کو کہو شاہوں کا مرتبہ صبر و رضا کو شان گدا کہہ لیا کرو

کہتے ہو تم کلام ہمیشہ روایتی اے مرتضٰی کبھی تو نیا کہہ لیا کرو

مرتضٰی ۔ ہمایوں پور۔ ٹیٹا مڑھی

ناشر۔ تحریری شاعرانہ کلام۔ ایڈمن محمد منسود اعجازی۔ رابطہ۔ 7387127358